بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۴۹

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا — اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| جلد ۵۴/۱۹ | ۲۵ وفا ۱۳۴۴ ہش ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ۲۵ جولائی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۶۷ |
|---|---|---|


## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۴ جولائی بوقت ½ ۸ بجے صبح

کل حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں ؛

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# صفات کا بے موقعہ اور ناجائز استعمال انہیں بُرا بنا دیتا ہے

## جب انہیں محل اور موقعہ پر استعمال کیا جائے تو انسان ثواب کا مستحق بن جاتا ہے

"انسان کی فطرت میں یہ بات ہے کہ وہ رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ بچوں میں عادت ہوتی ہے کہ جھوٹ بولتے ہیں۔ آپس میں گالی گلوچ ہوتے ہیں۔ ذرا ذرا سی باتوں پر لڑتے جھگڑتے ہیں۔ جوں جوں عمر میں وہ ترقی کرتے جاتے ہیں عقل اور فہم میں بھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ انسان تزکیہ نفس کی طرف آتا ہے۔

انسان کی بچپن کی حالت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ گائے بیل وغیرہ جانوروں ہی کی طرح انسان بھی پیدا ہوتا ہے۔ صرف انسان کی فطرت میں ایک نیک بات یہ ہوتی ہے کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی اختیار کرتا ہے۔ اور یہ صفت انسان ہی میں ہی ہوتی ہے کیونکہ بہائم میں تعلیم کا مادہ نہیں ہوتا۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک قصہ نظم میں لکھا ہے کہ ایک گدھے کو ایک بے وقوف تعلیم دیتا تھا اور اس پر شب و روز محنت کرتا۔ ایک حکیم نے اسے کہا کہ اے بے وقوف تو یہ کیا کرتا ہے؟ اور کیوں اپنا وقت اور محنت بے فائدہ گنواتا ہے؟ یعنی گدھا تو انسان نہ ہوگا تو بھی کہیں گدھا نہ بن جاوے۔ درحقیقت انسان میں کوئی ایسی الگ شے نہیں ہے جو کہ اور جانوروں میں نہ ہو۔ عموماً سب صفات درجہ وار تمام مخلوق میں پائے جاتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ انسان اپنے اخلاق میں ترقی کرتا ہے اور حیوان نہیں کرتا۔ دیکھو ارنڈ کا تیل اور کھانڈ کیسے غلیظ ہوتے ہیں لیکن جب خوب صاف کیا جاوے تو مصفیٰ ہو کر خوشنما ہو جاتے ہیں۔ یہی حال اخلاق اور صفات کا ہے۔ اصل میں صفات کُل نیک ہوتے ہیں جب ان کو بے موقعہ اور ناجائز استعمال کیا جاوے تو وہ بُرے ہو جاتے ہیں اور ان کو گندہ کر دیا جاتا ہے لیکن جب ان ہی صفات کو افراط تفریط سے بچا کر محل اور موقعہ پر استعمال کیا جاوے تو ثواب کا موجب ہو جاتے ہیں۔

قرآن مجید میں ایک جگہ فرمایا ہے مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور دوسری جگہ السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ۔ اب سبقت لے جانا بھی تو ایک قسم کا حسد ہی ہے۔ سبقت لے جانے والا کب چاہتا ہے کہ اس سے اور کوئی آگے بڑھ جاوے۔ یہ صفت بچپن ہی سے انسان میں پائی جاتی ہے۔ اگر بچوں کو آگے بڑھنے کی خواہش نہ ہو تو وہ محنت نہیں کرتے اور کوشش کرنے والے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ سابقون گویا حاسد ہی ہوتے ہیں۔ لیکن اس جگہ حسد کا مادہ مصفیٰ ہو کر سابق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حاسد ہی بہشت میں سبقت لے جاویں گے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۶۶-۲۶۷)

## اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۴ جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو پھوڑے کی تکلیف میں یوں تو پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے لیکن پھوڑے کے پچھلے حصہ میں ابھی کچھ خرابی باقی ہے جس کی وجہ سے طبیعت تاحال ناساز ہی ہے۔ آج صبح آپ نے مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کے اجتماع میں شمولیت کی غرض سے راولپنڈی روانہ ہونا تھا لیکن ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت آپ نے یہ سفر ملتوی فرما دیا۔ اور آپ راولپنڈی تشریف نہیں لے گئے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ ربوہ ۲۳ جولائی۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے غیر مبائعین اور ان کے اخبار "پیغام صلح" کی جماعت کے خلاف پھیلائی ہوئی بعض غلط فہمیوں کا نہایت مدلل طریق پر ازالہ کیا اور ثابت فرمایا کہ کس طرح یہ لوگ اور ان کا اخبار بے بنیاد الزامات تراشنے میں صریح افترا سے کام لے رہے ہیں۔

○ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع خیرپور کا دوسرا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۳۰ اور ۳۱ جولائی ۱۹۶۵ء کو کرونڈی ضلع خیرپور میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اجتماع کا افتتاح اور الوداعی خطاب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرمائیں گے۔

ضلع خیرپور کی تمام مجالس کے خدام کو اس میں شامل ہو کر استفادہ کرنا چاہیئے۔

نائب مہتمم اشاعت
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ


مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۶۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تجدید و احیائے دین کا کام

## اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے

(۴)

ہم نے صوفی نذیر احمد صاحب کے نسخہ اتحاد بین المسلمین پر پچھلے اداریوں میں روشنی ڈالی ہے اور ہم نے بتایا ہے کہ جس طرح یہ دانشور اتحاد چاہتے ہیں۔ ایسا اتحاد نہ آج تک کبھی ہوا ہے نہ اب ہو سکتا ہے اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے کیونکہ اسلام اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اور اس نے خود اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور اس لئے محض دانشوروں کی دانشورانہ تدبیروں سے تجدید و احیائے دین نہیں ہو سکتی۔

صوفی نذیر احمد صاحب نے جو نسخہ بتایا ہے، یہ کوئی ان کا ہی خیال نہیں ہے بلکہ آج کل بعض دیگر علمائے اسلام بھی اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ تمام فرقوں کے اہل علم حضرات اپنے اپنے فرقہ کی خصوصیات کو چھوڑ کر ایک متحدہ لائحہ عمل تیار کریں تاکہ دنیا میں خاص کر مسلمانوں میں جو فسق و فجور اور بدعتوں کا زور ہو رہا ہے، اس کا مقابلہ کیا جا سکے۔ چنانچہ مولانا ابوالحسن صاحب ندوی بھی اس بات کے حامی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ نسخہ اس سے بھی پرانا ہے۔ سر سید احمد خاں صاحب کی تحریک اور دیگر ایسی تحریکیں جو گزشتہ صدی سے مسلمانان عالم میں اٹھی ہیں، وہ اسی نسخہ کو سامنے رکھتی رہی ہیں۔ مولانا جمال الدین صاحب افغانی۔ مولانا عبید اللہ سندھی۔ مودودی اور دیگر درد دل رکھنے والے اہل علم حضرات اسی نسخہ کے حامی ہیں ان میں سے بعض نے کچھ عملی کام بھی کیا ہے۔ مثلاً سر سید احمد خاں نے اگرچہ محض مسلمانوں کے لئے جدید تعلیم کے حصول تک ہی اپنی تحریک کو محدود رکھا ہے۔ مگر انہوں نے بھی دراصل یہی نسخہ اتحاد بین المسلمین کا استعمال کیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ نسخہ ایک حد تک کامیاب بھی ہوا۔ چنانچہ ایک وقت تھا جب ہر شہر اور قصبہ میں سر سید احمد خاں صاحب کی لائنوں پر انجمنیں قائم کی گئیں جن میں ہر خیال اور فرقوں کے اہل علم حضرات کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ انجمن حمایت اسلام اس کی بہترین مثال ہے۔ اور یہ اثر اب بھی چلا جاتا ہے۔

یہ دراصل چونکہ ایک شاخی تحریک تھی یعنی جدید تعلیم کے حصول تک اس لئے اس حد تک یہ ضرور کامیاب ہوئی ہے۔ مگر دوسری طرف اس تحریک کا نتیجہ وہ ہوا ہے۔ جس کے آج یہ اہل علم حضرات شاکی ہیں۔ یعنی دین میں تجدد کی لہر دوڑ گئی ہے اور اسلام میں جو ترامیم وغیرہ کی تحریکیں پیدا ہو رہی ہیں۔ ہمارے ہاں اس کی ذمہ داری سر سید احمد خاں صاحب کی تحریک پر ہی عاید ہوتی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اس تحریک کے ڈانڈے عیسائیت اور مغربی دجل کی ان کوششوں سے جا ملتے ہیں جو وہ اسلام کو کمزور کرنے اور اس کی تخریب کے لئے ایک ہمہ گیر پیمانہ پر کر رہے ہیں۔ جس کی نمائندہ قریباً تمام مغربی اقوام ہیں اور آج کل خاص کر امریکہ یہ کام بڑے زور سے وسیع پیمانہ پر سرانجام دے رہا ہے۔ مغربی اقوام کا اسلام پر یہ حملہ کئی منہ رکھتا ہے۔ ایک طرف تو وہ ہر قسم کے لٹریچر کو اسلامی ممالک میں پھیلا کر اور سکول اور کالج کھول کر مسلمانوں کے ایمانوں کو کمزور کر رہی ہیں تو دوسری طرف دنیوی سامانوں کی جھلک سے اسلامی ممالک کی حکومتوں کو اپنی راہ پر چلانے کی کوشش کر رہی ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ جدید تعلیم کی تحریک سے جو سر سید احمد خاں نے یہاں شروع کی تھی ایک حد تک مسلمانوں کو بیدار اور فعال بنانے میں مدد دی۔ مگر دوسری طرف یہ تحریک وہ کھلا پھاٹک بن گئی جس سے گزر کر مغربی اقوام کا تمام دجالی لشکر جو اسلام پر حملہ کے لئے تیار کیا گیا ہے داخل ہو گیا ہے۔ اور آج نہ صرف پاکستان بلکہ بھارت اور دیگر اسلامی ممالک کے اہل علم حضرات اس سے سخت نالاں ہیں۔ خاص کر پاکستان کے بعض اہل علم کہلانے والے حضرات میں سے ایک مولوی صاحب اپنے اخبار میں عموماً اس کا تذکرہ بڑے زور شور سے کرتے رہتے ہیں۔ اور تقریباً اس کے علاج کے لئے وہی نسخہ تجویز کر رہے ہیں۔ جو صوفی نذیر احمد صاحب نے ایک دوسرے رنگ میں تجویز کیا ہے۔ ذیل میں ان کے اخبار میں شائع شدہ ایک حالیہ اداریہ کا ایک حصہ نقل کیا جاتا ہے:۔

"ایک طرف اسلام کا یہ نیا ہیولا تیار ہو رہا ہے اور طویل منصوبہ بندیوں کے تحت اس اسلام کو مقبول عوام و خواص بنانے کی مہمات جاری ہیں ـــ لیکن دوسری جانب کیا ہو رہا ہے؟

• جو علماء جدید اسلام کے ان جملہ اجزاء سے نفرت رکھتے ہیں۔

• غافلوں اور بدعملوں کو تو چھوڑ دیجئے اور انہیں بھی نظر انداز کیجئے جو نفس نفیس اس جدید اسلام کے بانی، امری اور مؤید ہیں نگاہیں گاڑ دیجئے۔ ان حضرات پر جو اس جدید اسلام سے شدید نفرت رکھتے ہیں۔ جو اس پر دل ہی دل میں کڑھتے ہیں۔ جن کے ہاں اس مسئلے کی اہمیت مسلم ہے۔ جن کا شعور پیش منظر سے وسیع تر ہے۔ اور پس منظر سے انہیں آگہی حاصل ہے۔ یہ حضرات تھوڑی تعداد میں سہی لیکن بہرحال موجود ہیں ـــ مگر یہ سب قابل احترام حضرات، اس فتنۂ عظیم اور حادثۂ مولد کی بیخ کنی کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اس عفریت کو جو ان کی آنکھوں کے سامنے منہ کھولے ہزاروں لاکھوں بندگان ملت کو ہڑپ کئے جا رہا ہے۔ یہ اس عفریت پر قابو پانے کے لئے کس منصوبہ پر عمل پیرا ہیں؟ یہ اژدہا جو جسامت سے زیادہ اپنی زہرناکیوں کے اعتبار سے مستحق التفات ہے اور اب تو اس کی جسامت بھی تمام افریقی اژدھاؤں کو مات دے رہی ہے۔ اس کی پھنکار کو اپنے کانوں سے سن کر اور اس پھنکار سے ماحول کے سبزہ زاروں کو جھلستے اور کوئلے کا جنگل بنتے اپنے سر کی آنکھوں سے مشاہدہ کر کے یہ راہ نمایان قوم و ملت کس اجتماعی جدوجہد میں مصروف ہیں؟

ہم استعارہ و تعبیر سے تو پہلے ہی کام نہیں لے رہے۔ تاہم حالات کی شدت متقاضی ہے۔ کہ ہم نام لے لے کر دہائی دیں۔ اور پوچھیں۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب۔ مولانا امین احسن اصلاحی صاحب۔ مولانا محمد یوسف بنوری صاحب۔ مولانا احتشام الحق صاحب۔ مولانا ظفر احمد تھانوی صاحب۔ مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ۔ مولانا مفتی جمیل احمد صاحب۔ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی۔ مولانا مفتی زین العابدین صاحب۔ مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب۔ مولانا محمد حنیف صاحب ندوی۔ علامہ علاء الدین صدیقی صاحب۔ مولانا عبد الحق صاحب اکوڑہ خٹک۔ مولانا محی الدین صاحب قصوری۔ مولانا غلام اللہ خاں صاحب۔ مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری۔ مولانا خیر محمد صاحب جالندھری۔ مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب۔ مولانا محمد شفیع صاحب (سرگودہا) مولانا سید ابوبکر غزنوی صاحب۔ مولانا راغب احسن صاحب (ڈھاکہ)۔ مولانا اطہر علی صاحب (خدا انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے) مولانا دین محمد صاحب، مولانا تاج الاسلام صاحب اور اس صف سے ذرا دور مگر ہر لحظہ ان حالات پر اضطراب کے ساتھ غور و فکر کرنے والے مولانا غلام رسول صاحب مہر۔

ان سب حضرات سے اسلام کا جو حق ان اور ہم سب پر واجب ہے۔ اور ہم سب کی اپنی نجات کا دارومدار جس ضابطۂ الٰہیہ پر ہے اس کا حوالہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ

ایک نئے دین کی تصنیف و ترتیب کے سلسلہ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ کیا اس کے سدباب اور دین کو ترمیم و تحریف سے بچانے اور اہل دین کو ذہنی ارتداد سے محفوظ رکھنے کے عظیم تر مقصد کے پیش نظر کیا یہ ممکن نہیں کہ یہ سب حضرات اپنے مابین ایک ایسی قدر مشترک تلاش کریں، جو حنفیت، اہلحدیثیت، تھانویت، مدنیت ان سب سے زیادہ وسیع ہو اور ان سب پر غالب آ جائے؟"

اس سے پہلے اداریہ نویس نے پاکستان کے موجودہ حالات کا ایک طویل تجزیہ کیا ہے یہ تجویز اس کے ضمن میں انہوں نے ازسرنو پیش کی ہے۔ یہ تجویز آج ہی انہوں نے پیش نہیں کی بلکہ اس سے پہلے بھی پیش کر چکے ہیں۔ البتہ موجودہ تجویز کو ذرا زیادہ زوردار بنانے کی کوشش کی گئی ہے (باقی)

## ضلع سیالکوٹ میں حافظ کلاس کا اجرا

مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق سیالکوٹ شہر میں حافظ کلاس کا اجرا ہو چکا ہوا ہے ضلع سیالکوٹ کی دیہاتی جماعتوں کے جو احباب اپنے بچوں کو قرآن حفظ کروانے کا شوق رکھتے ہوں وہ اطلاع دیں۔ ان کی رہائش اور خوراک کا انتظام بذمہ جماعت شہر سیالکوٹ ہوگا۔ ایسے بچے ۹ تا ۱۲ سال کی عمر کے درمیان ہوں۔

ایسے احباب اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ کی وساطت سے درخواست کریں۔ نابینا بچوں کے لئے انتظام نہیں ہوگا۔

قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔

# محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی سوئٹزرلینڈ میں تشریف آوری

## ٭ نومسلم احباب کی طرف سے پُرتپاک خیر مقدم ٭ مختلف طبقات کی طرف سے مخلصانہ جذبات کا اظہار اور جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف ٭ ایمان افروز تقاریر

(مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔اے۔ایل ایل۔بی انچارج احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ)

(قسط نمبر ۲)

محترم ڈاکٹر محمد عزالدین حسن البانوی نژاد مسلمان انجنیئر (جن کا خاندان پہلی جنگِ عظیم میں ترکی کی شکست کے بعد یورپ اور مصر میں آباد ہو گیا تھا اور جو خود سوئس شہری ہیں۔ پانچ زبانیں بولتے ہیں اور یہاں کے مختلف طبقات میں نہایت احترام سے دیکھے جاتے ہیں جب سے تعارف ہوا ہے ہر رنگ میں مدد کے لئے پیش پیش رہتے ہیں) نے غیر از جماعت مسلمانوں کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"یہ امر میرے لئے بہت باعثِ مسرت ہے کہ مجھے سلسلہ احمدیہ کا رکن نہ ہونے کے باوجود آپ کی زیورک میں واپسی پر آپ کو خوش آمدید کہنے کا موقع حاصل ہوا ہے۔ ہم سب آپکی تشریف آوری سے بہت مسرور ہیں آپ نے ایک ہی لمبا سفر فرمایا ہے جس کے دوران میں آپ نے اسلام کے کئی مراکز دیکھے اور مجھے امید ہے کہ آپ کا دورہ کامیاب رہا ہوگا اور آپ اس کے نتائج سے مطمئن ہوں گے۔ ساری دنیا میں احمدیت اسلام کی علمبردار ہے اور اس نے اب تک بہت کچھ حاصل کر لیا ہے۔ قبل ازیں عثمانی سلطنت کے دور میں اسلامی دنیا میں ترکی ایک نمایاں حیثیت رکھتا تھا اور ترکی کی ہر چھوٹی بڑی سفارت کے ساتھ ایک مسلمان عالم ہوتا تھا جو اس ملک میں مسلمانوں کی ضروریات کا خیال رکھتا تھا بدقسمتی سے پہلی جنگِ عظیم کے بعد یہ دستور عموماً مسلمان حکومتوں نے ترک کر دیا اب یہ جماعت احمدیہ کی بڑی خوبی ہے کہ اس نے پیش قدمی کی اور وہ ہر جگہ اسلام کے مراکز قائم کر رہی ہے۔ بہت سے ممالک میں مسلمان اقلیتوں کے لئے یہ مساعی بہت خوشکن ہے۔ زیورک میں اس مسجد کی تعمیر احمدیت کی مساعی کی ایک روشن مثال ہے۔ اس کی اہمیت کا اظہار مسلمانوں کی بڑی تعداد سے ہوتا ہے جو عیدین پر یہاں جمع ہوتے ہیں۔ یہاں پر مقیم مسلمانوں کے بچوں کی تعلیم کا بھی جماعت نے بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ جماعت کا ایک اور بڑا کام قرآن کریم کے بہت سی زبانوں میں تراجم ہے۔ اور حال ہی میں قرآن کریم کے یہ تراجم ان ممالک میں جہاں کی زبان عربی نہیں ہے۔ مذہبی تعلیم کے حصول کے لئے بڑی قیمت رکھتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ دیگر مسلمان بھی احمدیوں کا اپنے معتقدات پر عمل اور مسلمان بھائیوں کی امداد کی مثال کی تقلید کریں گے۔

ہم آپ کے سفر کے خوشگوار تسلسل اور جماعتِ احمدیہ کے مرکز اور اپنے وطن پاکستان کو پُرمسرت مراجعت کی تمنا رکھتے ہیں"۔

ان کے بعد ایک ترک دوست فہران تونابلو جو زیورک کی فیڈرل یونیورسٹی سے ایم۔ایس سی کر چکے ہیں اور اب ڈاکٹریٹ کے لئے مقیم ہیں نے اپنے بیشمار ترک بھائیوں کی نمائندگی فرماتے ہوئے ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"مجھے سوئٹزرلینڈ میں رہتے پانچ سال ہو گئے ہیں۔ میرے لئے اپنے والدین اور وطنِ عزیز سے دور رہنا بڑا مشکل تھا۔ اپنے والدین اور وطن سے دوری کو والدین، عزیزوں اور دوستوں سے خط و کتابت کم کر دیتی لیکن ایک مسجد کی آرزو جہاں تمام مسلمان جمع ہو سکیں کی تکمیل کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ اللہ کا شکر ہے کہ ۲۲ جون ۱۹۶۳ء کو جماعت احمدیہ کی اس مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ اب تمام ترک اور دیگر مسلمان یہاں جمع ہو سکتے اور نماز ادا کر سکتے ہیں۔ ہمارے امام کے پُراثر خطبات اور تشریحات نہ صرف میرے لئے بلکہ بہت سے ترک احباب کے لئے بہت ممد ثابت ہوئے ہیں۔ مجھے یہ بھی ذکر کرنا ہے کہ قرآن مجید کے تراجم اور ایسا ہی اور بہت سی کتب کے تراجم مثلاً "دیباچہ تفسیر القرآن" کا ترکی زبان میں ترجمہ ہمارے لئے بہت ہی قابلِ قدر ہے یہاں ہماری یہ مسجد ہمیں قلبی سکون اور مسرت بخشتی ہے اور پھر ہم خوش ہیں کہ اسلام کا نور دور دراز علاقوں میں پھیلتا اور روشن سے روشن تر ہوتا جا رہا ہے"۔

ترک بھائی کے مختصر لیکن پُراثر خطاب کے بعد ایک کینیڈا کے دوست مسٹر فرودون فرولا نے جو یہاں پر الیکٹریکل انجنیئر ہیں ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے یہ فرمایا:۔

"جناب مجھے ذاتی طور پر آنمحترم کا تعارف حاصل کر کے بہت خوشی ہوئی ہے آپ کی جماعت کے ذریعہ ہمارے لئے اسلام سے براہِ راست رابطہ پیدا کرنا ممکن ہوا ہم اسے خوش قسمتی تصور کرتے ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر سے ایک ایسا مرکز قائم ہو گیا جو نہ صرف وسطی یورپ کے مسلمانوں کے لئے مقامِ اجتماع ہے بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی مذہبی تبادلۂ خیالات کے لئے ایک ادارہ کا کام دیتا ہے۔ اس سے باہمی مفاہمت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ مسجد محمود کی شہرت نے ہر جگہ بڑی کشش پیدا کی ہے۔ درحقیقت یہاں پر نہ صرف زیورک بلکہ سوئٹزرلینڈ کے مختلف حصوں اور ہمسایہ ممالک جرمنی اور آسٹریا سے لوگ آتے ہیں۔ کچھ چھوٹے چھوٹے گروپ عربی کی تعلیم کے حصول کے لئے اور قرآن اور بائیبل کے موازنہ اور تاریخ اور ادب سے بہتر واقفیت حاصل کرنے کے لئے بن گئے ہیں۔ میں خود ایک ایسے گروپ سے تعلق رکھتا ہوں جو ہر ہفتہ عربی تعلیم کے حصول کے لئے جمع ہوتا ہے اس لئے میں اس کے متعلق چند الفاظ عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔

ہم نے عربی کی تعلیم کی بنیاد کے طور پر قاعدہ یسرنا القرآن کو استعمال کیا ہے جو پاکستان میں مدارس کے طلبہ کے لئے ابتدائی کتاب کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ آپ سے کچھ قبل بڑی مشکل کے بعد اپنے استاد باجوہ صاحب کی رہنمائی میں جو ہم سے ناقابلِ یقین محنت اور شفقت سے پیش آتے ہیں اس قاعدہ کو ختم کیا ہے۔ ہم اب قرآن کو گرامر اور لغت اور محاورات کے ساتھ پڑھ رہے ہیں۔ اس حاصل کئے ہوئے علم کو استعمال کرنے اور ان ممالک اور ان کے لوگوں کو دیکھنے کے لئے ہم میں سے تین اب تک مشرقِ وسطیٰ کی سیاحت کر چکے ہیں۔ انہوں نے ان ممالک کو اپنی توقعات سے بڑھ کر پایا۔ میں خود بھی ارادہ رکھتا ہوں کہ کسی مناسب موقع پر مسلم ممالک کو دیکھوں۔

آخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بہت سے یورپین لوگ یہ غلط تصور رکھتے ہیں کہ اقتصادی طور پر پسماندہ ممالک جہاں معیارِ زندگی پست ہے۔ ثقافتی اور روحانی طور پر بھی پست ہیں۔ لوگ اکثر معیارِ زندگی اور مادی قوت کو روحانی علم کے ساتھ خلط کر دیتے ہیں۔ اور بدقسمتی سے بھول جاتے ہیں کہ خود ہماری ثقافت کی جڑیں مشرقِ وسطیٰ میں ہیں"۔

ان کے بعد پاکستان کے انجنیئر طاہر عبداللہ حسین جو سوئٹزرلینڈ میں مقیم پاکستانیوں میں ایک خاص احترام کا مقام رکھتے ہیں نے ایڈریس پیش فرمایا۔ آپ نے مدراس میں انجنیئرنگ کی۔ پھر علیگڑھ یونیورسٹی میں معلم تھے کہ امریکہ تعلیم کے لئے بھجوائے گئے جہاں اعزاز کے ساتھ کامیابی حاصل کی اور اب ایک اہم پاکستانی ادارہ کے نمائندہ کے طور پر زیورک میں مقیم ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

"جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے ہم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو خوش آمدید کہنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اس پُرمسرت تقریب کے موقع پر محترم مشتاق احمد باجوہ نے مجھ سے چند کلمات کہنے کی خواہش کی ہے۔ گو میں ادنیٰ مقرر ہوں لیکن میں نے اس وجہ سے اس پیشکش کو خوشی سے قبول کر لیا کہ احمدیہ جماعت پاکستان جس کا مرکز ربوہ میں ہے واحد جماعت ہے جو ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہے۔ اس کا ایک خاص ادارہ ہے جو پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ بیرونی ممالک میں جماعتوں کی نگرانی اور راہنمائی کرتا ہے یہ بہت سالوں سے محترم میاں صاحب کی ہدایت و راہنمائی میں کام کر رہا ہے محترم میاں مبارک احمد صاحب نے اسلامی

دینیات کے ٹھوس علم کی بنیاد کے ساتھ دنیا کے اور بہت سے مذاہب کا مطالعہ کیا ہے۔ بہ نفس واقفِ زندگی مبلغ کی حیثیت سے اپنی ابتدائی عمر سے آپ نے بہت سے سفر کئے ہیں۔ آپ مشرق بعید۔ ایشیا۔ افریقہ۔ یورپ اور امریکہ دیکھ چکے ہیں۔ چند ماہ میں مشرقِ وسطیٰ جانے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ کی مؤثر شخصیت اور مسحور کُن انداز نے آپ کے کام میں بڑی مدد کی ہے۔

جماعت کا کام صرف تبلیغِ اسلام اور مساجد کی تعمیر ہی نہیں ہے بلکہ یہ ایک وسیع دائرہ پر حاوی ہے مثلاً مدارس اور کالجوں کی تعمیر ڈسپنسریوں کا قیام سوشل سکوریٹی اور امداد باہمی کے اداروں کا قیام۔ قرآنِ کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کا سہرا بھی اسی جماعت کے سر ہے یہ ایسے کام ہیں جن کے لئے انہیں ہمت۔ قوت اور ذرائع کی ضرورت ہے۔ سو آیئے ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کریں کہ وہ اس جماعت کو وہ سب کچھ عطا کرے جو اس مقدس کام کو جاری رکھنے کے لئے ضروری ہے۔

پاکستان کے لئے بھی جہاں اس جماعت کا مرکز ہے اس کا وجود باعث فخر ہے"۔

آخر میں ہمارے ایک شاعر سوئیس دوست ہربرٹ نے محترم میاں صاحب کے اعزاز میں ایک نظم پیش کی جس کے ہر مصرعہ کے آغاز میں ممدوح کے نام مرزا مبارک احمد کا پہلا حرف تھا۔ ترجمہ میں وہ لطف تو نہیں آسکتا تاہم قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے پیش ہے۔

"مجھے یہ اعزازِ عظیم حاصل ہوا ہے کہ اس مجلس میں چند دل سے نکلے ہوئے جذبات عرض کروں اور اپنے معزز مہمان کو خطاب کروں تا سالہا سال تک زیورک کا اچھا تأثر آپ کے دل میں محفوظ رہے۔

مشنوں کا قیام اور اس دنیا میں عالمی اخوت کی بنیاد رکھنا۔ صلح اور رضا جوئی سے ان کو ایک وحدت میں پرونے کے لئے آپ نے دنیا کا سفر اختیار کیا جو خدا تعالےٰ کو ماضی اور حال میں مختلف طریقوں سے پانے کے لئے کوشاں ہیں اور آپ اب اس مسجد میں تشریف لاتے ہیں۔

آپ کے تجارب کے خزانہ سے ہم روحانی فیض حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ آپ کے قیمتی نظریات اور تصورات ہم پر انمٹ اثر چھوڑ جائیں گے اور آپ کی محبوب آمد کی یاد ہمیشہ ہمارا قیمتی سرمایہ ہوگی۔

اس لطیف نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے طویل سفر کی تھکان کے باوجود حاضرین کو ایک پُر اثر خطاب سے نوازا۔ آپ نے بتایا کہ وہ مغربی افریقہ کے دورہ سے واپس آئے ہیں جہاں ہمارے مشنوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے اور مجھے اسی سے مسرت حاصل ہوئی کہ جہاں کہیں بھی گیا نہ صرف عوام بلکہ عمائدینِ حکومت نے جماعت کی مساعی کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ بعض ممالک کے صدر یا وزراء غیر مسلم تھے لیکن انہوں نے ملتے ہی بے ساختہ جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ ہمارے ڈاکٹروں کا کام بھی دادِ تحسین حاصل کر رہا ہے۔ کانو نائیجیریا میں ہمارے ڈاکٹروں کو حکومت نے پیشکش کی کہ وہ ان کے ہسپتال کا چارج سنبھال لیں۔ اللہ تعالےٰ جماعت کی حقیر مساعی کو نواز رہا ہے اور اسلام اللہ کے فضل سے سربلند ہو رہا ہے۔ اور یہ ہمارے غیر از جماعت مسلم بھائیوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کب تک وہ اسے دور سے ہی دیکھتے رہیں گے۔ کیا وقت نہیں آیا کہ وہ اس صداقت کو پرکھیں؟

آخر میں خاکسار نے محترم میاں صاحب کا ان کی نہایت ایمان افروز تقریر کے لئے شکریہ ادا کیا کہ کس طرح مختصر الفاظ میں جماعت کی مساعی کی واضح تصویر پیش فرما دی ہے اور جملہ مقررین اور شاعر دوست اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں عرض کیا۔

"مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سب کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو الوداع کہہ دوں کیونکہ وہ جلد ہی روانہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ اور آپ کے رفیق کے ساتھ ہو اور آپ کے سفر کو اور مرکز کو مراجعت مبارک کرے۔ آمین۔ براہِ کرم ہمارا اسلام ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ واطلع شموس طالعہ کی خدمت میں۔ اپنے رفقائے کار اور جماعت کی خدمت میں پہنچا دیں۔ یہ مسجد ایک پیشگوئی کی تکمیل ہیں جو حضور کی پیدائش سے بھی قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی حضور کے نام سے موسوم ہے۔ حضور کے نامور فرزند آج ہم میں موجود ہیں ہم بارگاہِ ایزدی سے امید رکھتے ہیں اور ملتجی ہیں کہ اللہ شافی حضور کو کامل صحت سے نوازے اور ایک دن وہ بھی اسی مسجد میں تشریف فرما ہوں۔ آمین۔

اس تقریب کے بعد محترم میاں صاحب تمام مہمانوں سمیت نچلی منزل میں جہاں چائے کا انتظام تھا جس کے انچارج میاں عبدالسلام صاحب تھے تشریف لے گئے۔ اور اکل و شرب کے ساتھ پُر تکلف گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔

مہمانوں میں جہاں سترہ سال کے احمدی ضیاء اللہ مابیر تھے وہاں اسی سال کے بزرگ مسٹر بشیر باڈھی تھے۔ اور جہاں زیورک اور نواح کے احباب تھے وہاں پر ہمارے زمیندار اور جرنلسٹ بھائی کمالی فو بمار بھی تھے جو ایک لمبا سفر کر کے آئے تھے۔ میں نے جب محترم میاں صاحب سے تعارف کروایا تو آپ کو یاد آگیا کہ یہ وہی دوست ہیں جن کے لئے وہ دعائیں کرتے اور کرواتے رہے ہیں۔ انہیں سرطان ہو گیا تھا اور خود انہوں نے بتایا کہ ان کی مرض جس حد تک پہنچ گئی تھی اس حالت کے مریض بچا نہیں کرتے لیکن اللہ نے دعاؤں کو سنا اور ان کو زندگی دی۔

باوجودیکہ تعطیل کا دن تھا مگر نیوز ایجنسیوں کے نمائندگان موجود تھے اور چار اخبارات میں اس تقریب کی رپورٹ شائع ہوئی۔

اس محفل کے ختم ہونے کو جی نہ چاہتا تھا لیکن محترم میاں صاحب کی روانگی کا وقت قریب آرہا تھا۔ کار پہنچ چکی تھی۔ سب نے ہاتھ اٹھا کر الوداعی دعا کی۔ محترم میاں صاحب کار کی طرف بڑھنے لگے تو برادرم عبدالرشید فوگل کی چھ سالہ بیٹی امینہ فوگل اور عزیزم یحییٰ حسن باجوہ نے الوداعی گلدستے پیش کئے اور ہاتھ ہلاتے ہجوم میں سے ہم محترم میاں صاحب کے ساتھ ائیرپورٹ کو روانہ ہوئے جہاں آپ کو اور محترم میر مسعود احمد صاحب کو الوداع کہا۔

خاکسار
مشتاق احمد باجوہ

---

## ولادت

میرے داماد محمود احمد آف حافظ آباد کے ہاں ۱۲-۱۳ اور ۱۳ کی شب کو لڑکا تولد ہوا ہے۔ بچے کا نام آفتاب احمد رکھا گیا ہے۔

احباب سے استدعا ہے کہ اس کی درازیٔ عمر کے واسطے دعا فرمادیں۔

(ولی محمد احمدی مغلپورہ گنج۔ لاہور)

---

## درخواستہائے دعا

- میرے پھوپھی زاد بھائی ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب آپ بغرض علاج لنڈن گئے ہیں۔
(خاکسار عبدالرحمٰن خان کوئٹہ)

- برادرم مکرم بشیر احمد صاحب پسر محمد بوٹا صاحب کو ہرنیا کی تکلیف تھی۔ اب اپریشن کرایا گیا ہے۔
(مرزا حمید احمد دفتر امور عامہ ربوہ)

- خاکسار آجکل وارہ ضلع لاڑکانہ میں مقیم ہے یہاں پر ابھی تک جماعت قائم نہیں ہوئی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میرے کاروبار میں برکت عطا کرے نیز اللہ تعالےٰ اس علاقہ کو احمدیت کے نور سے منور کر دے۔ آمین۔
(عبدالمومن عفی عنہ رفیع کلاتھ ہاؤس وارہ ضلع لاڑکانہ)

- چوہدری اعجاز احمد صاحب حال امریکہ کی والدہ صاحبہ کو قریباً بیس پچیس دن سے بخار آرہا ہے اور کمزوری بہت ہو گئی ہے۔
(خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جسڑانوالہ)

- میرے والد ڈاکٹر عبدالوحید خاں صاحب کے بازو پر رسولی ہو گئی ہے۔
(راحت خانم بنت ڈاکٹر عبدالوحید خاں صاحب گوجرخان)

- میرے بڑے لڑکے احمد خاں کو ٹی۔ بی ہو گئی ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔
(طالب دعا عاجز ایوب خاں احمدی سولجر بازار کراچی)

- مکرم ملک محمد نذیر صاحب مکان ۱۲۳ جناح کالونی لائل پور بیمار ہیں۔
(محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ)

- میرے بڑے بھائی داؤد احمد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔
(مستری مسعود احمد اختر موٹر میکنک گولبازار ربوہ)

- مکرم فتح محمد صاحب ثریا کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ شدید طور پر بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا فرماویں۔

---

**نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ میں داخلہ:-** نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ چھٹیوں میں کھلا رہے گا جو طالبات اور بہنیں کام سیکھنا چاہتی ہوں وہ ۳۱ر اگست تک سکول میں داخلہ لے کر فائدہ اٹھائیں۔ مندرجہ ذیل کام سکھایا جائے گا۔ مشینی ایمبرائڈری۔ ہاتھ کی کڑھائی سلائی کٹائی۔ پینٹنگ۔ نٹنگ۔ وغیرہ وغیرہ۔

(ہیڈ مسٹریس انڈسٹریل سکول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عزیزم برادرم لطیف احمد صاحب طاہر کی وفات

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے لونگ آئیلینڈ یونیورسٹی۔ امریکہ

مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۵ء کو قاہرہ کے نزدیک پی۔ آئی۔ اے کا جو المناک حادثہ ہوا وہ اہل پاکستان کو دیر تک نہ بھولے گا قوموں کی تاریخ میں ایسے وقت کم ہی آتے ہیں جبکہ ملک کے تعلیم یافتہ اور بااثر طبقہ کی ایسی کثیر تعداد ایک لحظہ میں ہمیشہ ہمیش کے لئے آنکھوں سے اوجھل ہو جائے۔ جیسا کہ صدر مملکت اور دوسرے قومی رہنماؤں کے بیانات سے ظاہر ہے یہ نقصان ملک کے لئے نہایت عظیم اور بظاہر ناقابل تلافی ہے جو نفوس اس دردانگیز حادثہ کا شکار ہوئے ان میں سلسلہ احمدیہ کے ایک مخلص اور نیک خادم میرے نوجوان بھائی عزیزم لطیف احمد طاہر مرحوم بھی تھے غفر اللہ لہٗ وانا للہ وانا الیہ راجعون۔ مجھے چونکہ مرحوم پیارے اور بہت پیارے تھے اسلئے میری نظروں میں تو ان کی نیکی ان کے تقویٰ و طہارت اور پاکیزگی طبع اور ان کے خلوص قلب کا بلند مقام تھا ہی لیکن ان کی شہادت کے بعد جس کثرت سے احباب جماعت کے خطوط اور تاریں بغرض تعزیت وصول ہوئے ہیں اور جس رنگ میں احباب نے زبانی اور تحریراً اپنے جذبات ہمدردی کا اظہار کیا ہے اُس سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ مرحوم کے سب ہی ملنے والے ان کے خلوص و تقویٰ اور متواضع طبیعت کے معترف تھے۔ خدا تعالیٰ ان سب احباب کی مخلصانہ دعاؤں اور ان کی نیک خواہشات کے نتیجہ میں مرحوم کو اعلیٰ ترین درجات عطا فرمائے اور احباب کو ان کی محبت کی بہترین جزا دے۔ آمین

(۲)

عزیزم لطیف احمد طاہر میرے منجھلے بھائی تھے۔ آپ ۱۹۲۰ء میں شہر سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ہمارے والد صاحب مرحوم میاں عمر الدین صاحب صحابی تھے۔ قبول احمدیت کے بعد ان کی مالی حالت خاندان کی مخالفت کی وجہ سے بہت زبوں ہو گئی تھی۔ لیکن والد صاحب مرحوم کو اس کی بے پناہ لگن تھی کہ ان کے بچوں کو دولت علم عطا ہو جائے۔ مگر مسلسل اور انتھک کوشش کے باوجود عزیزم لطیف احمد طاہر مرحوم کو وہ صرف میٹرک تک تعلیم دلا سکے۔ خاکسار نے اس زمانہ میں وقف کر کے تحریک جدید میں آچکا تھا اور میرے لئے بھی یہ ممکن نہ تھا کہ میں ایک واقف کے محدود گذارہ میں سے جو ان دنوں پندرہ روپے ماہوار تھا اپنے بھائی کی تعلیم کا انتظام کر سکتا ناچار ایک قریبی عزیز کے توسط سے لطیف احمد مرحوم نے بارہ روپے ماہوار کی ایک ملازمت حاصل کی لیکن طبیعت میں عزم تھا محنت و مشقت سے کوئی عار نہ تھی اور گذشتہ علمی کمی کو پورا کرنے کی دھن سوار تھی۔ سب سے بڑھکر یہ کہ خدا کا فضل شامل حال تھا۔ چنانچہ آہستہ آہستہ ملازمت کے ساتھ ساتھ ادیب عالم اور منشی فاضل کے صبر آزما مراحل طے کرتے ہوئے بی اے تک پہنچ گئے ادھر ایک سرکاری ملازمت کلرک کے طور پر دہلی میں مل گئی اس ملازمت میں بھی اس انہماک، فرض شناسی اور قابلیت سے کام کیا کہ ۱۹۵۷ء میں جب سرکاری ملازمت کو چھوڑ کر Pakbay company ڈھاکہ میں تقرر ہوا تو اس وقت تک حکومت پاکستان کے محکمہ خوراک اور انڈسٹری میں اسسٹنٹ ڈائرکٹر کے عہدہ تک پہنچ چکے تھے Pakbay company میں ۱۹۵۷ء سے تاوفات سات سال سے کچھ زائد عرصہ ملازمت کی۔ اس کمپنی کے چیئرمین اور مینیجنگ ڈائرکٹر جماعت احمدیہ کے ممتاز فرد برادرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں ہیں۔ آپ نے مجھے بتایا کہ عزیزی لطیف احمد طاہر مرحوم اس ملازمت کے دوران میں اگر ایک طرف کمپنی کے لئے بیش قیمت وجود ثابت ہوئے تو دوسری طرف اپنے افسروں اور ماتحتوں سب کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ طبیعت میں ملنساری اور شگفتگی تھی۔ جس کے دوست بن جاتے پھر اس رشتہ وداد کو وفاداری اور استواری کے ساتھ نباہتے اور اپنے احباب کی خاطر ہر قسم کی قربانی خندہ پیشانی سے کرتے اور اُس میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ برادرم انور احمد صاحب کاہلوں فرماتے ہیں کہ کمپنی سے متعلقہ معاملات میں عزیز لطیف احمد مرحوم اپنے نکتہ نگاہ کو اپنے افسران کے سامنے بلا لحاظ اختلاف صفائی اور جرأت سے بیان کر دیتے تھے لیکن اگر آخری فیصلہ ان کی طبیعت کے خلاف بھی ہوتا تو اس کو بشاشت سے قبول کر لیتے اور خوشی سے اسکی تعمیل کرتے تھے

(۳)

عزیزم مرحوم کو بچپن سے ہی خدمت سلسلہ کا شوق تھا۔ تقسیم ملک سے قبل کئی سال تک خدام الاحمدیہ دہلی میں سرگرمی اور وارفتگی کے ساتھ کام کرتے رہے۔ تقسیم کے فوراً بعد کے پُر آشوب مہینوں میں حفاظت مرکز سلسلہ کے لئے کراچی سے خدام الاحمدیہ کے ایک گروپ کو لے کر مرکز میں پہنچے اور قیمتی خدمات سرانجام دیں۔ کراچی میں بھی جماعت کے کئی ایک اہم عہدوں پر فائز رہے۔ پھر ڈھاکہ میں بھی کئی سال سے خدام الاحمدیہ کے قائد تھے۔ حتیٰ کہ جب چار سال قبل ان کی عمر چالیس سال سے متجاوز ہو گئی۔ تو پھر بھی صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی استثنائی ہدایات کے ماتحت قیادت ان کے سپرد رہی۔ پچھلے سال قریباً آٹھ مہینے کے لئے ڈھاکہ کی جماعت کے قائمقام امیر بھی تھے۔ احباب جماعت ڈھاکہ نے مجھے بتایا ہے کہ کارکنان کے سلسلے میں انکا طریق کار یہ تھا کہ جس عہدیدار کو سستی کرتے دیکھتے اس کے ساتھ خود کام کرنے لگ جاتے جس کی وجہ سے اوّل تو وہ عہدیدار خود ہی چست ہو جاتا ورنہ کم از کم سلسلے کے کام کا تو حرج نہ ہوتا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان کی مساعی میں خدا تعالیٰ نے اس قدر برکت ڈالی کہ جماعت ڈھاکہ کا چندہ پہلے سے اڑھائی گنا ہو گیا۔ اگر کبھی شرارت پسند دشمنوں نے جماعت کے جلسوں میں فساد کی صورت پیدا کر دی تو آپ مجاہدانہ عزم اور مومنانہ بہادری کے ساتھ اس خطرہ کا مقابلہ کرتے۔ جس کی وجہ سے دوسرے احباب کی ہمت بھی مضبوط ہو جاتی۔

(۴)

موت تو اٹل ہے۔ اس دنیا کی زندگی یقیناً عارضی اور بے ثبات ہے کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔ الٰہی مشیت یہی ہے کہ اس کے بندے جلد یا بدیر اس جہان فانی سے رخصت ہوتے چلے جائیں اسلئے جانے والے تو ایک ایک کر کے آنکھوں سے اوجھل ہوتے چلے جاتے ہیں مگر جو داغ مفارقت پسماندگان کے مجروح اور محزون قلوب پر لگتا ہے وہ بھی اسی قانون قدرت کا ایک حصہ ہے کونسا دل ہے جو اپنے پیاروں کے ارتحال پر درد و کرب محسوس نہیں کرتا اس لحاظ سے تو لطیف احمد طاہر مرحوم کے سب ہی عزیزوں اور دوستوں کو ان کی وفات کا طبعی صدمہ ہوا ہے مگر یہ تو بے کسی اور غریب الوطنی کی ایسی موت تھی جس میں نہ تو اس جوان سال شہید کی لاش ہی اس کے متعلقین کو میسر آسکی اور نہ ہی تکفین و تدفین کی توفیق اسلامی روایات میں اس بظاہر حرماں نصیبی کی موت کو شہادت کی موت قرار دیا گیا ہے اور ہم غم زدوں کو انہی محرومیوں اور حسرتوں کے باوجود سیدنا آقا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیاری بات ڈھارس دیتی ہے کہ رحم اللہ عبدا لم یعرف قبرہٗ خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت بے گور و کفن مومنوں کے لئے امتیازی طور پر جلوہ نما ہو کر ان کو اپنی چادر رحمت میں ڈھانپ لیتی ہے اور ان کی کمزوریوں کے لئے باعث غفران ہوتی ہے۔ بہت کم احباب کو علم ہے کہ عزیز لطیف احمد طاہر مرحوم کی پی۔ آئی۔ اے کی قاہرہ کی افتتاحی پرواز پر شرکت کی دعوت قبول کرنے سے اصل مقصد یہ تھا کہ وہ واپسی پر زیارت حرمین سے مشرف ہوں گے اور عمرہ کی سعادت حاصل کر سکیں گے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے یہی امید ہے کہ انہیں ان کی نیت کی وجہ سے عمرہ کا ثواب ملے گا۔

(باقی)

## اعلان برائے چندہ ناصرات الاحمدیہ

اس سال ناصرات الاحمدیہ کا چندہ توقع آمد سے بہت کم وصول ہو رہا ہے۔ پہلی نوماہی میں بجٹ کا نصف بمشکل پورا ہوا تمام شہروں کی سیکرٹریوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ تین ماہ میں اپنے وعدوں کو پورا کریں اور چندہ مرکز میں بھجوائیں۔ ۹ ماہ میں جن شہروں کی طرف سے بہت کم چندہ وصول ہوا وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ سیالکوٹ۔ لائلپور۔ سرگودھا ملتان شہر۔ جھنگ صدر اور شیخوپورہ۔ براہ مہربانی چندے کی طرف جلد توجہ دیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)


## بی اینڈ آر ٹنڈر نوٹس

محکمہ بی اینڈ آر کے منظور شدہ ٹھیکیداروں جنہوں نے سال رواں کی فیس جمع کرا دی ہو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے بتاریخ ۲۰/اگست ۱۹۶۵ء بوقت ۱۱ بجے تک ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جو کہ مقررہ تاریخ اور وقت میں ٹھیکیداروں یا ان کے ایجنٹ کی موجودگی میں کھول دئے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم ۱۹/اگست ۱۹۶۵ء جاری کئے جائیں گے۔ کوئی ٹنڈر بغیر زرضمانت جو کہ کسی مصدقہ بینک کی کال ڈیپازٹ کی شکل میں لگے ہوں یا پیسے وصول کئے جائیں گے۔ ایگزیکٹو انجینئر کو اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ بغیر کسی وجہ بتائے وہ ایک یا تمام ٹنڈروں کو منسوخ کر دے۔ دیگر تفاصیل دفتر کے اوقات میں دفتر ہذا واقع ۵۱۲-B پیپلز کالونی میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

| نمبر شمار | کام کا نام | تخمینہ | زرضمانت | وقت |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| | گروپ نمبر ۱ | | | |
| ۱ | تعمیر کرنے سڑک سی ٹائپ کالونی لائلپور | ۲۵,۰۰۰ | ۵۰۰ | چھ ماہ |
| | گروپ نمبر ۲ | | | |
| ۲ | تعمیر کرنے سڑک سی ٹائپ کالونی لائلپور | ۲,۵۰,۰۰۰ | ۵,۰۰۰ | چھ ماہ |

ایگزیکٹو انجینئر بلڈنگ ڈیموکریسی ڈویژن لائلپور (۶۲/(۱۶)۱۴۴)

# وصایا

ضروری نوٹ: (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگرچہ اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتے رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے۔ کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۸۷۵: میں خورشید بیگم زوجہ محمد حسین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۲۹/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ۱۔ حق مہر مبلغ دو صد روپیہ جو میں نے ابھی خاوند سے وصول کرنا ہے ۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے۔ ڈنڈیاں طلائی ۱½ تولہ انگوٹھی نصف تولہ کلپ طلائی ایک تولہ کل وزن تین تولہ مالیتی ۲۷۰/- روپے ۳۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ: خورشید بیگم۔

گواہ شد: محمد حسین خاوند موصیہ گولبازار ربوہ

گواہ شد: محمد دین سیکرٹری وصایا۔ دارالصدر شرقی ربوہ۔

مثل نمبر ۱۸۷۶: میں بشیر احمد ایڈووکیٹ ولد چوہدری احمد دین صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ وکالت عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی گجرات شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ غیر منقولہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے ایک عدد مکان پختہ محلہ رنگ پورہ واقع شہر گجرات قیمت تقریباً ۲۰۰۰۰ بیس ہزار روپیہ ۲۔ ۲۵ بیگھے اراضی نہری حقوق دخیل کاری واقعہ رقبہ چک ۳۴ تحصیل پھالیہ موجودہ قیمت تقریباً ۱۵۰۰۰ روپے پندرہ ہزار روپے ۳۔ ۲۰ بیگھے اراضی بارانی واقعہ رقبہ موضع چوکنانوالی تحصیل گجرات موجودہ قیمت تقریباً ۸۰۰۰ روپے (۴) ۱۲ بیگھے اراضی چاہی واقعہ شادیوال بطرف اجوکے تحصیل گجرات موجودہ قیمت ۸۰۰۰/- آٹھ ہزار روپے (۵) ۸۰ بیگھے اراضی زیر عمل برد برآمد دریائے چناب واقع رقبہ موضع گورایہ تحصیل گجرات موجودہ قیمت تقریباً ۹۰۰۰/- نو ہزار روپے مندرجہ بالا جائیداد غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد بصورت پریکٹس وکالت تقریباً ۳۰۰/- روپے ماہوار پر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: بشیر احمد بقلم خود

گواہ شد: ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب ناظم انصار اللہ ضلع گجرات

گواہ شد: منیر احمد ولد بشیر احمد امیر جماعت گجرات۔

مثل نمبر ۱۸۷۷: میں قدسیہ بیگم زوجہ محمد شریف صاحب جنجوعہ گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ حق مہر مبلغ بیس ہزار ۲۰۰۰۰/- جو کہ ابھی بذمہ خاوند ہے۔ میرا زیور حسب ذیل ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| مالا طلائی | وزنی ۶ تولے | قیمتی | ۶۰۰/- روپیہ |
| چوڑیاں | ״ ۸ ״ | ״ | ۸۰۰/- ״ |
| کڑے | ״ ۳ ״ | ״ | ۳۰۰/- ״ |
| انگوٹھیاں طلائی | وزنی ۴ تولے | قیمتی | ۴۰۰/- روپے |
| مالا | ״ ۳ عدد ۱۰ ״ | ״ | ۱۰۰۰/- ״ |
| کانٹے پانچ جوڑی | ۴ ״ | ״ | ۴۰۰/- ״ |
| بٹن | ״ ۱½ ״ | ״ | ۱۵۰/- |
| ٹکہ | ״ ۱ ״ | ״ | ۱۰۰/- |
| لونگ | ״ ¼ ״ | ״ | ۲۵/- |
| کل زیور | ۳۷½ تولے | مالیتی | ۳۷۷۵/- |

میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: قدسیہ شریف

گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

گواہ شد: محمد شریف جنجوعہ خاوند موصیہ

مثل نمبر ۱۸۷۸: مقبول بیگم زوجہ بشیر احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن منڈی بہاء الدین ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ایک جوڑی کڑے طلائی وزنی تین تولہ نقد مبلغ دو ہزار روپیہ جو حق مہر میرے پاس ہے خرچ کر چکی ہوں گویا حق مہر میں وصول کر چکی ہوں۔ میرا گزارہ خاوند کی ماہوار آمد پر ہے اور موجودہ جائیداد سوائے مندرجہ بالا کے کوئی نہیں میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: سیدہ مقبول بیگم صاحبہ

گواہ شد: بشیر احمد خاوند موصیہ

گواہ شد: سید الیاس بشیر احمد

مثل نمبر ۱۸۷۹: میں مریم بیگم زوجہ غلام محمد خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن دارالصدر غربی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت منقولہ اور غیر منقولہ کوئی نہیں مجھے جیب خرچ کے طور پر ۵/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر میری جو جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا مہر خاوند کے ذمہ ہے مبلغ ۳۰۰/- روپے واجب الادا ہے۔ اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔

الامۃ: نشان انگوٹھا۔ مریم بیگم زوجہ غلام محمد خان صاحب

گواہ شد: محمد شریف خان ولد ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب دارالصدر غربی الف ربوہ۔ ۲۰/۶/۶۵

گواہ شد: ملک محمد رفیق ولد ملک علی بخش صاحب مرحوم دارالصدر غربی الف۔ ربوہ

مثل نمبر ۱۸۸۰: میں عذرا خاتون زوجہ شیخ ضیاء الحق صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۰ء ۳/۷۰۷ لیاقت آباد کراچی ۱۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جون ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے ۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو ہزار پانچ سو روپے ۲۵۰۰/- روپے (۲) میرا زیور حسب ذیل ہے۔ گلے کا ہار وزن ۲ تولہ۔ چوڑیاں دو عدد طلائی وزن ۲½ تولہ انگوٹھیاں طلائی چار عدد وزن ۱½ تولہ بالیاں ایک جوڑی طلائی وزن ایک تولہ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن تولہ ٹاپس طلائی ایک جوڑی وزن ½ تولہ کل وزن ۸½ تولے قیمت ۱۲۶۳/- روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ: عذرا خاتون بقلم خود ۳۰/۶/۶۵

گواہ شد: شیخ ضیاء الحق صاحب خاوند موصیہ۔ ۳۰/۶/۶۵۔

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد صاحب مرکزی سیکرٹری وصایا۔ جماعت احمدیہ کراچی ۶۵-۶-۳۰۔

---

دعائے مغفرت: خاکسار کا عزیز نوجوان بھتیجا عزیزی نور محمد خان پسر منشی محمد خان صاحب جو حضرت میاں اللہ بخش خان صاحب مرحوم و مغفور کے پوتے تھے صرف ایک رات بیمار رہ کر وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون احباب عزیز کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار علی محمد ریٹائرڈ ٹیچر از لستہ بزدار ضلع

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

**واشنگٹن ۲۳ جولائی۔** امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ بھارت کی امداد میں اضافے پر غور نہیں کر رہا ہے اور نہ اس بارے میں اس وقت کانگریس کے سامنے کوئی تجویز ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان مسٹر رابرٹ میکلوسکی نے کل اس سلسلہ میں اپنی حکومت کے رویہ کی وضاحت کی۔ ان سے اس خبر پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا کہ امریکی حکومت بھارت کی امداد دگنی کر دے گی۔

مسٹر میکلوسکی نے کہا کہ ہماری امداد کی مالیت کا انحصار کانگریس کی کارروائی پر ہے۔ کانگریس غیر ملکی امداد کے بل پر غور کر رہی ہے لیکن ابھی اس نے بل کی منظوری نہیں دی ہے۔ اس لئے کسی قسم کے اضافے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پاکستان کی امداد کے بارے میں مسٹر میکلوسکی نے کہا کہ اس بارے میں گزشتہ ہفتہ امریکی حکومت کی طرف سے جس موقف کا اظہار کیا گیا تھا وہ بدستور قائم ہے اور کسی نئے فیصلے کا انہیں علم نہیں ہے۔ انھوں نے اس بات کو دہرایا کہ کانگریس کی کارروائی مکمل ہونے تک پاکستان کو دی جانے والی امداد کا تعین نہیں کیا جا سکتا اور اسی بناء پر امدادی کلب سے کسی قسم کا وعدہ نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

**راولپنڈی ۲۳ جولائی۔** حکومت پاکستان نے بھارتی فوجوں کی طرف سے جنگ بندی لائن کی خلاف ورزیوں پر بھارتی حکومت سے مزید سات مرتبہ احتجاج کیا ہے۔

یہ خلاف ورزیاں آزاد کشمیر کے علاقوں بھمبر۔ کوٹلی۔ راولاکوٹ اور ددھیال میں ہوئیں حکومت پاکستان ان واقعات کی اطلاعات کشمیر میں اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین کے سربراہ کو دے چکی ہے۔

بھارت کی طرف سے ان نہتے کشمیری شہریوں پر گولیاں برسائی جاتی ہیں جو سرحد کے قریب کام میں مصروف ہوتے ہیں۔ ان واقعات میں بھارتی فوجیوں کی فائرنگ سے آزاد کشمیر کے پانچ شہری شہید اور چھ شدید مجروح ہوئے ایک شہری کو بھارتی فوجی اغوا کر کے لے گئے۔ اس کے علاوہ آزاد کشمیر کے باشندوں کے کئی مویشیوں کو ہلاک اور زخمی کر دیا۔

**انقرہ ۲۳ جولائی۔** پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل یہاں ترکی کے صدر جنرل جمال گرسل سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں ترک وزیر خارجہ مسٹر حسن اسحٰق بھی موجود تھے وزیر خارجہ پاکستان نے بعد میں مسٹر حسن اسحٰق سے علیحدگی میں بھی ملاقات کی۔

**راولپنڈی ۲۳ جولائی** سرکاری ملازمین کی ریٹائرمنٹ سے متعلق آئین میں ترمیم کا بل کل قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ اس بل کے ذریعہ آئین کی پانچ دفعات میں ترمیم تجویز کی گئی ہے۔ ترمیم کے تحت سرکاری ملازم ۵۵ سال کی عمر کو پہنچنے پر یا ۲۵ سال کی ملازمت کے بعد ریٹائر ہو جائیں گے البتہ حکومت کو ان کی میعاد ملازمت میں توسیع کا اختیار ہو گا۔

**پشاور ۲۳ جولائی۔** پاکستانی فضائیہ کے سابق سربراہ ایئر مارشل اصغر خان نے فضائیہ کے نام الوداعی پیغام میں اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ فضائیہ اپنے اعلیٰ معیار کو اس طرح برقرار رکھے گی کہ دوستوں اور دشمنوں سے یکساں خراج تحسین حاصل کر سکے۔ پیغام میں ایئر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ اس موقع پر جب میں اپنے فرائض سے سبکدوش ہو رہا ہوں میرے لئے اس بات کا اعتراف بے جا نہ ہو گا کہ آٹھ سال کی اس مدت میں آپ لوگوں نے مکمل وفاداری کا ثبوت دیا۔ اور پورے تعاون سے کام کیا۔

ان آٹھ سالوں میں فضائیہ ایک موثر طاقت میں تبدیل ہو گئی۔ جدید ترین تکنیک اور نئے ساز و سامان کے معاملہ میں اس نے زبردست ترقی کی۔ مجھے اس فوج کی قیادت کا فخر حاصل ہوا ہے اور میرے لئے یہ آٹھ سال ایک شاندار تجربہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس سے میری اور آپ کی بہت سی خوشگوار یادیں وابستہ ہیں۔

**ایتھنز ۲۳ جولائی۔** یونان کے دارالحکومت ایتھنز میں کل رات سابق وزیراعظم کی حمایت میں مظاہرہ کرنے والوں اور پولیس میں پہلی زبردست جھڑپ ہوئی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق ایک شخص ہلاک اور ۱۰۰ سے زائد افراد زخمی ہوئے۔ دو سو مظاہرین گرفتار کر لئے گئے۔ مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ کیا اور متعدد سرکاری عمارتوں کو آگ لگا دی۔

پولیس نے بار بار لاٹھی چارج کیا اور ایک بار فائرنگ بھی کی۔ جب سے ایتھنز میں بادشاہ کے خلاف مظاہرے شروع ہوئے پولیس نے کل رات پہلی بار ان میں مداخلت کی۔ اس سے قبل پولیس حکام خاموش تماشائی کا کردار ادا کرتے رہے۔

ایک سرکاری ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ سابق وزیراعظم جارج پاپندریو عوام کو بغاوت پر اکسا رہے ہیں اور جب سے وہ دارالحکومت واپس آئے ہیں۔ مظاہروں میں شدت آگئی ہے ترجمان نے اس دعویٰ کو دہرایا کہ نئے وزیراعظم مسٹر نواس حکمران جماعت سنٹر یونین پارٹی کی حمایت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور پارلیمنٹ کو ان پر اعتماد ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سابق وزیراعظم اور بادشاہ میں سابق وزیر دفاع کی برطرفی کے معاملہ پر اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ بادشاہ برطرفی کے خلاف تھے۔ اور انہوں نے وزیراعظم کے احکامات کی منظوری دینے سے انکار کر دیا تھا۔

دفتر وائس چیئرمین مغربی پاکستان ریلوے بورڈ۔ لاہور

## درخواستیں مطلوب ہیں

پاکستان ویسٹرن ریلوے میں ۱۷۵-۳۵۰ روپے کے سکیل میں ڈی مین Men/ (سول انجنیئرنگ) کی ۳۱ عارضی اسامیاں پر کرنے کے سلسلے میں ۵-۸-۱۹۶۵ تک مغربی پاکستان کی شہریت رکھنے والے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان اسامیوں میں سے ایک فیصد اور ۳۳ فیصد بالترتیب (۱) پسماندہ ذاتوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں اور (۲) ریلوے ملازمین زیر ملازمت، ریٹائرڈ یا متوفی کے بیٹوں، پوتوں، نواسوں اور زیر تولیت یتیم بھائیوں کے لئے مخصوص ہیں۔ مد نمبر (۲) کے ضمن میں ۳۳ فی صد تخصیص کے تحت آنے والے امیدواروں کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ اپنی درخواستوں کے ساتھ مندرجہ ذیل دستاویزی ثبوت مہیا کریں۔

(الف) اس امر کا دستاویزی ثبوت کہ امیدوار کا باپ/ دادا/ نانا/ بھائی مستقل/ کنفرم شدہ ریلوے ملازم ہے/ تھا زیر تولیت بھائی ہونے کی صورت میں اس امر کا واضح دستاویزی ثبوت کہ باپ اب زندہ نہیں ہے اور وہ اپنے بھائی پر کلی انحصار رکھتا ہے۔

(ب) اگر امیدوار کا باپ/ دادا/ نانا اب ریلوے کی ملازمت میں نہیں ہے تو اس امر کا واضح دستاویزی ثبوت کہ:۔

(۱) اسے ڈسپلن اینڈ اپیل رولز کے تحت ملازمت سے برخاست یا علیحدہ نہیں کیا گیا تھا۔

(۲) اسے گریجویٹی یا پراویڈنٹ فنڈ میں ریلوے کی طرف سے اضافی خصوصی مد یا پنشن موصول ہو گئی تھی۔

۲۔ **قابلیت**:۔ (۱) امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ طامسن سول انجنیئرنگ کالج رڑکی (انڈیا) سے یا گورنمنٹ انجنیئرنگ سکول سے ڈرافٹسمین کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہوں۔

یا (۲) طامسن سول انجنیئرنگ کالج رڑکی (انڈیا) سے یا گورنمنٹ انجنیئرنگ سکول رسول سے اوورسیئر کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا ہو۔

یا (۳) این ای ڈی انجنیئرنگ کراچی سے ڈپلومہ حاصل کر رکھا

یا (۴) کسی تسلیم شدہ سکول/ کالج یا یونیورسٹی سے انجنیئرنگ کا ڈپلوما یا ڈگری حاصل کیا ہوا ہو۔

۳۔ یہ امر ضروری ہے کہ امیدوار ۷ اگست ۱۹۶۵ء کو ۱۸ برس کے ہو چکے ہوں اور ۳۰ برس کی عمر سے نہ بڑھے ہوں۔ پسماندہ ذاتوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں اور مغربی پاکستان بشمول ریاست ہائے ملحقہ کے قبائلی علاقوں کے امیدواروں سے عمر کی بڑی حد میں تین سال کی رعایت برتی جائے گی۔

سابقہ تجربہ رکھنے والے امیدواروں کو بھی ایسی درخواست کرنے پر تین سال والی یہ رعایت دی جا سکتی ہے

۴۔ **ڈاکٹری امتحان**۔ ڈاکٹری امتحان کا مطلوبہ معیار C-1 ہے اس کے قواعد و ضوابط درخواست کے مقررہ فارم کی پشت پر درج ہیں۔

۵۔ **تنخواہ وغیرہ**:۔ ۱۷۵-۳۵۰ روپے (کٹ لیڈ ٹیڈ) علاوہ دیگر الاؤنسوں کے جو قواعد کے تحت ملتے ہوں۔ مستحق امیدواروں کو شروع ہی میں زیادہ تنخواہ بھی دی جا سکتی ہے جو زیادہ سے زیادہ سکیل انتہائی حد تک ہو سکے گی۔

۶۔ **درخواستوں کی پیشی**۔ (۱) درخواستیں لازماً مقررہ فارم پر دینی ہوں گی جو ایک روپیہ میں پاکستان ویسٹرن ریلوے کے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتا ہے۔ درخواستیں فارم مطبوعہ ہدایات کے مطابق باقاعدہ طور پر پر کر کے نزدیک ترین ایمپلائمنٹ ایکسچینج/ دفتر روزگار کو پیش کر دی ہوں گی (۲) سرکاری/ ریلوے ملازم بھی اپنی درخواستیں اپنے محکموں/ دفاتر کے سربراہوں کی وساطت سے نزدیک ترین دفتر روزگار کو بھیجیں متعلقہ ضلع کے کلاس I مجسٹریٹ/ ڈپٹی کمشنر سے حاصل شدہ جائے رہائش کا سرٹیفکیٹ اور دیگر سندات بھی درخواست کے ساتھ پیش کرنا ہوں گی۔

۷۔ **مخصوص مراعات**۔ (۱) پس ماندہ ذاتوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو (۲) مغربی پاکستان بشمول ریاست ہائے ملحقہ کے قبائلی علاقوں کے امیدواروں کو (۳) علاقہ آزاد کشمیر گلگت ایجنسی بلتستان کے مستقل باشندوں کو یا ایسے امیدواروں کو جو ریاست ہائے جموں و کشمیر کے باشندے ہوں اور ہجرت کر کے پاکستان کے محولہ بالا علاقوں یا کسی علاقے میں آن بسے ہوں (۴) مغربی پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازی خان کے مستثنیٰ علاقوں کے امیدواروں کو (۱) درخواست کے فارم کی قیمت کی بجائے ایک روپے کے صرف ۲۵ پیسے دینے پڑیں گے اور عمر کی بڑی حد میں تین سال کی رعایت مل سکے گی۔

۹۔ ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے لاہور بلائے جانے پر امیدواروں کو کوئی سفر خرچ یا روزانہ الاؤنس نہیں ملے گا۔

۱۰۔ کامیاب امیدواروں کو ڈاکٹری امتحان پاس کرنا پڑے گا۔

ایم اے خان۔ پی آر ایس برائے وائس چیئرمین

1722 (L) IPR

# حقیقی تزکیہ صرف اسلام ہی پیدا کر سکتا ہے

## اسی طرح امن اگر قائم ہوگا تو اسلام کی تعلیم کے مطابق ہی ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دیگر ادیان کے بالمقابل اسلام کی ایک بہت بڑی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تزکیہ تین قسم کا ہوا کرتا ہے۔ (۱) عمل کا (۲) جذبات کا (۳) فکر کا۔ یعنی جہاں تک نفسِ انسانی کی پاکیزگی کا سوال ہے اسے تین قسم کی پاکیزگی کی ضرورت ہوتی ہے اول جذبات کی پاکیزگی۔ کیونکہ سب سے پہلے جذبات ہی رونما ہوتے ہیں۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس وقت جذبات کی وجہ سے ہی وہ تمام کام کرتا ہے۔ عمل اور فکر کا زمانہ ابھی دور ہوتا ہے بھوک لگتی ہے تو چیخیں مارتا ہے۔ ماں کی جدائی پر روتا ہے اور یہ تمام کام اس کے جذبات پر بنی ہوتے ہیں جب وہ چلنا پھرنا شروع کر دیتا ہے تو پھر کچھ عمل شروع ہوتا ہے اور جب وہ بلوغت کے زمانہ تک پہنچتا ہے تو پھر وہ تدبر کرتا۔ سوچتا اور کچھ نتائج اخذ کرتا ہے۔ اور جب یہ تینوں چیزیں مکمل ہو جاتی ہیں تو اس کا جسم بھی اپنی تکمیل حاصل کر لیتا ہے

اوپر جو امور بیان ہو چکے ہیں ان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ تزکیہ اسلام کی اتباع کا لازمی نتیجہ ہے اور حقیقی تزکیہ صرف اسلام ہی پیدا کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی مذہب کی تعلیم درست ہے اور لوگ اس پر عمل کرتے ہیں تو وہ ضرور ان کا تزکیہ کرے گا۔ لیکن اگر مذہب کی تعلیم ہی درست نہ ہو تو پھر اس پر عمل کر کے انسان ضرور ٹھوکر کھائے گا مثلاً اسلام نے کہا ہے کہ اگر تم عفو میں فائدہ دیکھو تو معاف کر دو اور اگر سزا میں فائدہ دیکھو تو سزا دو۔ اب جو شخص اس پر عمل نہیں کرتا وہ نہ کرے لیکن جو اس پر عمل کرے گا وہ یقیناً بہترین عمل والا انسان ہوگا۔ لیکن یہودیت کہتی ہے کہ ہر ایک کو سزا دو۔ ناک کے بدلے ناک۔ کان کے بدلے کان اور آنکھ کے بدلے آنکھ۔ اب جو شخص اس تعلیم پر عمل نہیں کرتا وہ نہ کرے۔ لیکن جو شخص اس تعلیم پر عمل کرے گا۔ وہ ضرور غلطی میں مبتلا ہوگا اور ہزاروں دفعہ ظلم اور تعدی سے کام لے گا یا مثلاً انجیل کہتی ہے کہ اگر کوئی شخص تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تم اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دو۔ اگر تم سے کوئی کرتہ مانگے تو اُسے اپنی چادر بھی اتار دو۔ اور اگر تمہیں کوئی ایک میل بیگار لے جانا چاہے۔ تو تم اس کے ساتھ دو میل تک چلے جاؤ۔ اس تعلیم پر اگر کوئی شخص عمل نہیں کرتا تو وہ نہ کرے لیکن عمل کرنے والا کئی دفعہ گناہ میں مبتلا ہو جائے گا۔ مثلاً ڈاکو آئیں اور گھر کا مالک اپنا سامان نکال نکال کر ان کے سامنے رکھ دے اور کہے کہ آپ نے غلطی سے یہ سامان تو دیکھا نہیں۔ یہ یہ سامان بھی آپ کو دیتا ہوں۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ ملک کا امن تباہ ہو جائے گا۔ بدامنی کا دور دورہ ہو جائے گا۔ ہر طرف فساد پھیل جائے گا۔ ڈاکہ زنی اور چوریوں کے واقعات بڑھ جائیں گے اور لوگ جرائم کے عادی ہو جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی اسلامی تعلیم یہ بھی ہے کہ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ وَعِرْضِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ۔ جو شخص اپنے مال اور عزت کی حفاظت کرتا ہوا مارا جاتا ہے۔ وہ شہید ہے یہ وہ تعلیم ہے جو دنیا میں امن قائم کرنے والی ہے۔ جب کہیں ڈاکہ پڑے گا۔ سارے شہر والے باہر نکل کر مقابلہ کے لئے آجائیں گے۔ اور ڈاکو آئندہ اس شہر میں آنے کی جرأت نہیں کریں گے۔ کیونکہ وہ سمجھ لیں گے کہ اس شہر کے لوگ ہوشیار ہیں۔ پھر جب ہر شخص کو یہ نظر آئے گا کہ اگر وہ اپنے مال اور عزت کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے گا۔ تو شہید ہوگا۔ تو ایسا شخص ڈرے گا کیوں۔ وہ سمجھے گا کہ اگر میں مقابلہ کرتے کرتے مارا گیا تو شہید ہو جاؤں گا۔ اور اگر بچ گیا تو مال بھی محفوظ رہے گا اور عزت بھی قائم رہے گی۔ غرض امن اگر قائم ہوگا تو اسلام کی تعلیم کے مطابق ہوگا۔ عیسائیوں اور یہودیوں کی تعلیم کے مطابق نہیں ہوگا"

(تفسیر کبیر جلد ۶ جزء ۴ حصہ ۳ صفحہ ۳۸-۲۳۷)

---

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

(کلام محمود)

---

## سکیورٹی ایکٹ میں ترمیم کا بل قومی اسمبلی میں پیش کر دیا گیا

### حکومت کسی سیاسی پارٹی کو تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے معطل نہیں کر سکے گی

راولپنڈی ۲۴ جولائی۔ قومی اسمبلی نے کل موجودہ اجلاس کے نئے قانون سازی کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا۔ ممبر کہ املاک کے قوانین سے متعلق آرڈیننس کی منظوری کے ساتھ ایوان نے کل ۱۲ آرڈیننسوں کی توثیق مکمل کر لی۔ جو اس اجلاس سے قبل جاری کئے گئے تھے۔ کل حکومت کی جانب سے سکیورٹی ایکٹ میں بنیادی حقوق کے مطابق ترمیم کے لئے ایک مسودہ قانون پیش کیا گیا۔ اس کے علاوہ حزب اختلاف کے لیڈر کے حقوق و مراعات سے متعلق بھی ایک بل پیش کیا گیا۔

سکیورٹی ایکٹ میں ترمیم کے لئے جو بل پیش کیا گیا ہے اس کے ذریعہ سکیورٹی ایکٹ آئین میں مندرج بنیادی حقوق کے مطابق ہو جائے گا۔ ترمیم شدہ قانون کی رو سے کسی شخص کو تین ماہ سے زیادہ عرصہ تک سکیورٹی قوانین کے تحت نظر بند نہیں کیا جا سکے گا لیکن حکومت کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ اگر نظر بندی کا ابتدائی حکم اس عرصہ سے کم ایام کے لئے جاری کیا گیا ہو تو اس عرصہ کے اختتام پر مزید نظر بندی کے لئے نیا حکم جاری کر دے البتہ تین ماہ کا عرصہ پورا ہونے سے قبل متعلقہ نظر بند کا کیس ایک بورڈ کے سامنے پیش کیا جائے گا یہ بورڈ سپریم کورٹ کے ایک جج اور ایک سرکاری افسر پر مشتمل ہوگا۔ جج کا تقرر سپریم کورٹ کرے گی اور سرکاری افسر حکومت کی جانب سے مقرر کیا جائے گا۔

نظر ثانی بورڈ نظر بند کے کیس پر غور کرنے کے بعد اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کرے گا۔ اور کسی شخص کو صرف اسی صورت میں تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے نظر بند رکھا جا سکے گا۔ جب کہ بورڈ یہ رائے ظاہر کرے کہ اس کی مزید نظر بندی کے لئے معقول وجوہ موجود ہیں۔ نظر ثانی بورڈ کی تمام کارروائی خفیہ ہوگی۔ نظر بند کو بورڈ کے سامنے اپنا موقف پیش کرنے کا حق حاصل ہوگا اور بورڈ کے سامنے پیش ہونے سے قبل اسے قانونی مشیر سے ملاقات کرنے اور مشورہ کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ یہ ملاقات کسی پولیس افسر کی موجودگی میں کی جائے گی۔ لیکن پولیس افسر اتنے فاصلے پر رہے گا کہ وہ ان کی بات چیت نہ سن سکے۔

---

## امریکہ نے پاکستان کی امداد سیاسی وجوہ کی بناء پر روکی ہے

### برطانیہ کو صورت حال سے آگاہ کر دیا گیا

لندن ۲۴ جولائی۔ پاکستان کے ہائی کمشنر آغا ہلالی نے برطانیہ کے وزیر تعلقات دولت مشترکہ مسٹر آرتھر باٹملے سے کل یہاں طویل بات چیت کی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے پاکستان کے تیسرے ترقیاتی منصوبے کے لئے امریکی امداد کے التواء سے پیدا شدہ صورت حال پر گفتگو کی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگرچہ بعض یورپی ملکوں نے امریکی اقدام کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ لیکن حکومت برطانیہ ابھی تک خاموش ہے۔

بات چیت کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکی ہیں۔ لیکن باخبر حلقوں کے مطابق آغا ہلالی نے حکومت برطانیہ کو بتایا ہے کہ امریکی اقدام سے کیا صورت حال پیدا ہوئی ہے اور امریکہ نے یہ اقدام سیاسی اغراض کے تحت کیا ہے۔

ایک ذریعہ نے کہا ہے کہ برطانیہ اور کینیڈا دونوں دولت مشترکہ اور امدادی ادارہ کے رکن ہیں اس لئے امریکی اقدام کے سلسلہ میں دولت مشترکہ پالیسی منظر عام پر آنی چاہیئے برطانیہ میں مقیم پاکستانی باشندوں کا خیال ہے کہ اگر برطانیہ اور دوسرے ملک دولت مشترکہ میں منسلک رہنا چاہتے ہیں تو اس مسئلہ پر دولت مشترکہ کا نقطہ نظر ضرور واضح ہونا چاہیئے۔

---

## ایئر مارشل نور خان نے چارج سنبھال لیا

راولپنڈی ۲۴ جولائی۔ ایئر وائس مارشل نور خان نے پاکستان فضائیہ کے کمانڈر انچیف کا عہدہ ایئر مارشل اصغر خان نے پی آئی اے کے سربراہ کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ وہ سیاحت اور شہری ہوابازی کے ناظم اعلےٰ بھی ہوں گے

---

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴